Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۹۴ | جمعرات ۱۶- رجب ۱۴۱۴ھ، ۳۰- فتح ۱۳۷۲ ہش، ۳۰- دسمبر ۱۹۹۳ء

## تقویٰ کی راہ اختیار کریں

ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے ان کو چاہئے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو "احکام شرعیہ" کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر "احکام شرعیہ" کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز "احکام شرعیہ" تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی اجلاس میں ۱۲ ہزار کی حاضری

# اہل قادیان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء کے نمونہ کو زندہ رکھیں

## قادیان کی عزت و توقیر اس کے تقویٰ سے ہے اس کی حفاظت کریں

روز ہل ماریشس سے سیٹلائٹ کے ذریعے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۳ء کا اختتامی خطاب دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ اور ریڈیو پر نشر کیا گیا۔

(حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

روز ہل (ماریشس) ۲۶- دسمبر- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اہل قادیان پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے تقویٰ کی حفاظت کریں۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء اور تابعین کے نمونوں کو زندہ رکھیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء اور ان کے تابعین کے نمونوں کا نہایت ایمان افروز تذکرہ فرمایا جن کے نور سے قادیان جگمگا رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشادات قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۳ء کے اختتامی خطاب میں فرمائے۔ یہ خطاب روز ہل (ماریشس) سے چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے سے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ اور ریڈیو کے ۲۵ میٹر بینڈ پر نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ اختتامی خطاب کے وقت قادیان کے جلسہ کی حاضری ۱۲ ہزار تھی۔

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۳ء کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے ہوا جو جزائر کوموروز سے آئے ہوئے مکرم عثمان سعید صاحب نے کی بعد ازاں ماریشس کے مشنری انچارج مکرم قریشی محمد انور صاحب نے اس کا اردو ترجمہ سنایا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مقامی زبان میں ترجمہ کا الگ انتظام ہے۔ بعد ازاں مکرم مختار ڈیو صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا منظوم اردو کلام

ہے شکر رب عزّوجلّ خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

ترنم سے سنایا۔ مکرم مختار صاحب ماریشس کے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی ہیں۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا یہ خطاب پاکستان کے وقت کے مطابق ساڑھے تین بجے شروع ہو کر ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج یہ بھی ہماری خوش بختی ہے ہم قادیان دارالامان کے جلسہ سالانہ میں سیٹلائٹ کے ذریعے شرکت کر رہے ہیں۔

تقریب کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ آج ہم ماریشس سے قادیان کے جلسے میں شرکت کی سعادت پا رہے ہیں اگرچہ میں آج اس وقت ماریشس میں ہوں لیکن درحقیقت آج ہم سب قادیان کے جلسے میں شرکت کے لئے جمع ہوئے ہیں حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ تمام دنیا کے احمدی شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک، جو دنیا کے مختلف ممالک میں بیٹھے ہوئے ہیں ایک ہاتھ پر جمع ہو گئے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے قادیان کے بارے میں فرمایا تھا کہ خدا نے اس ویرانے کو مجمع الدیار بنا دیا ہے۔ آج سیٹلائٹ کے ذریعے اس عالمی ٹرانسمشن نے ایک بار پھر ہمیں یہ نظارہ دکھا دیا

مسلسل صفحہ ۸ پر

## ماریشس کے صدر اور وزیراعظم سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی ملاقات

روز ہل۔ ماریشس۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماریشس کے دورہ کے دوران ملک کے صدر اور وزیراعظم سے ملاقات فرمائی اور باہمی دلچسپی کے اہم موضوعات پر بات چیت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے روز ہل

باقی صفحہ ۷ پر

## جماعت احمدیہ ماریشس میں ترقی کی بے پناہ صلاحیتیں ہیں

### اللہ نے چاہا تو یہ جماعت دوگنی تگنی بلکہ چار گنا ترقی کرے گی

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کا احباب جماعت احمدیہ ماریشس سے خطاب

روز ہل (ماریشس) ۲۶- دسمبر- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ ماریشس میں ترقی کرنے کی بے پناہ صلاحیتیں ہیں ان کو ترقی دی جائے تو یہ جماعت انقلابی ترقی کر سکتی ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے۔ یہاں سے اختتامی خطاب ارشاد فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند منٹ کے لئے اہل ماریشس سے انگریزی میں خطاب فرمایا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قادیان سے باہر بیرونی ممالک میں سب سے پہلا احمدی مربی برطانیہ بھیجا گیا اور دوسرا ملک جہاں احمدی مربی گیا وہ ماریشس تھا۔ اور قادیان کے لئے جو پہلا عالمی جلسہ قادیان سے باہر منعقد ہوا جس میں میں نے شمولیت کی وہ گذشتہ سال برطانیہ میں ہوا اور دوسرا ملک جس میں قادیان کے لئے جلسہ منعقد ہوا وہ ماریشس ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ کوئی اتفاق نہیں ہے بلکہ اس میں اللہ کی گہری حکمت مضمر ہے۔ اور یہ جماعت ماریشس کے لئے [illegible] اعزاز کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مستقبل میں جماعت ماریشس بھی اسی طرح ترقی کرے گی۔ اور اللہ نے چاہا تو دوگنی، بلکہ تین گنا بلکہ چار گنا زیادہ ترقی حاصل کرے گی۔

حضور کے مختصر خطاب کے بعد امیر صاحب ماریشس نے حضور کی تشریف آوری پر حضور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا۔ حضور نے محترم امیر صاحب کو شرف معانقہ عطا فرمایا اور پھر احباب جماعت ماریشس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ میں نے آپ سب کی طرف سے ان سے معانقہ کیا ہے۔

ماریشس کے امیر صاحب نے بعد ازاں ایم ٹی وی احمدیہ کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اس سے قبل ۱۹۸۸ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ماریشس تشریف لائے۔ یہ کسی امام جماعت احمدیہ کا پہلا دورہ تھا جبکہ اس وقت یہاں پر جماعت کو قائم ہوئے ۷۰ برس گذر چکے تھے۔ اب ہمیں پھر حضور کی آمد کا انتظار تھا چنانچہ ۵ سال کے بعد حضور کی آمد پر احباب ماریشس بے حد خوش ہوئے۔ اور ہم نے ایسا انتظام کیا کہ ماریشس کی ہر احمدی فیملی کو حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کا موقع بہم پہنچایا گیا۔ اس طرح سے ہر احمدی نے حضور سے فیض پایا اور اپنی روحانی تشنگی کا سامان کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

ہے کہ دنیا بھر کے انسانوں کو قادیان کے جلسے میں جمع کر دیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلاوے گی۔ یہاں خیال ہوتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ نے قادیان کو مونث کیوں باندھا ہے؟ دراصل حضرت بانی سلسلہ نے قادیان کا نام ایک گمنام بستی کے لحاظ سے مونث کے طور پر لیا ہے۔ چنانچہ آج برقی لہروں کے ذریعے سورج کی طرح چمک کر قادیان نے یہ ظاہر کر دیا ہے آج بار بار پوری ہونے والی یہ بات ایک بار پھر پوری ہو رہی ہے۔ آج دور دور کے علاقوں سے لوگ قادیان آئے ہیں تا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مقدس بستی میں کچھ دن گذار سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں اہل قادیان کو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے الفاظ میں مخاطب کرتا ہوں کہ۔

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو

خدا نے بخشی ہے الدار کی نگہبانی
اسی کے حفظ اسی کی اماں میں رہتے ہو

فرشتے ناز کریں جس کی پہرہ داری پر
ہم اس سے دور ہیں تم اس مکاں میں رہتے ہو

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قادیان میں رہنا اعزاز ہے۔ اس اعزاز کے ساتھ بہت سی تکالیف آپ نے دیکھیں۔ غربت کی ماریں بھی سہیں لیکن بڑی وفاداری کا اظہار کیا۔ لیکن اس مقدس بستی کی آخر دم تک حفاظت کی۔ یہ آپ حفاظت نہیں کر رہے خدا کے فرشتے حفاظت کر رہے ہیں آپ کو تو سعادت ملی ہے کہ اس حفاظت میں شامل ہو گئے ہیں۔ (اس مرحلے پر احباب نے درویشان قادیان زندہ باد کے نعرے لگائے)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بستی کی عزت و توقیر اینٹ پتھروں کے مکانوں سے نہیں ہے اس کی اصل دولت تو وہ تقویٰ ہے جس نے ان گلیوں میں نشوونما پائی ہے۔ یہی آثار ہیں جن کی تمنا میں لوگ یہاں پہنچے ہیں۔ آپ نے اس تقویٰ کی حفاظت کرنی ہے۔ خدا کے فرشتے اس بستی کی نگرانی اور حفاظت میں مستعد ہیں۔ آپ اہل قادیان نے جس چیز کی حفاظت کرنی ہے وہ تقویٰ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قادیان کے پاگلوں کو بھی اس بستی کے تقدس کا شعور تھا۔ حضور نے حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کے صاحبزادے کا ذکر فرمایا جو پاگل تھے مگر بعض اوقات بڑی ہوش مندی کی باتیں کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا ۱۹۶۴ء میں جب میں قادیان گیا تو میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا میاں عبداللہ کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا کیا پوچھتے ہو۔ قافلے چلتے رہے۔ بہتے رہے گذرتے ہے۔ پھر حضور نے پوچھا میاں عبداللہ کوئی شعر سنائیے۔ انہوں نے بڑا ہی حسب حال شعر سنایا کہ

وفا تجھ سے مری شہرت نہیں برعکس ہے قصہ
تری ہستی تو [illegible] سے ہے نہ میں ہوتا نہ تو ہوتی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شعر نے بہت ہی دردناک کیفیت میرے دل میں پیدا کر دی۔ اہل قادیان کی ذمہ داری تقویٰ کی حفاظت ہے۔ اس کو زندہ رکھنا ان کا فرض ہے۔ اگر تقویٰ نہ رہے تو اس کائنات کو باقی رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے اس بستی میں جو آثار چھوڑے اس کی حفاظت میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج کے خطاب کے لئے میں نے یہ ذکر چنا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے رفقاء جن کی وجہ سے یہ بستی روشن تھی وہ کیا تھے اور کیسے تھے؟ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کس طرح کے لوگ اپنی قوت قدسیہ سے پیدا فرمائے جنہوں نے اپنی امنگیں خدا تعالیٰ کے حضور قربان کر دیں۔ قادیان کے لوگوں کو ایسے لوگوں کے نمونہ کو زندہ رکھنا چاہئے۔ اور اہل قادیان کے حوالے سے تمام جماعت احمدیہ کو ان نمونوں کو زندہ رکھنا چاہئے ان لوگوں کا ذکر غور اور توجہ سے سنیں یہ ذکر دلوں میں حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔ یہ وہ رفقاء تھے جو قادیان کی گلیوں میں گھوما کرتے تھے۔ ان میں سب سے اول نمبر پر حضرت حکیم مولانا نورالدین بھیروی (امام جماعت احمدیہ الاول) تھے۔ ان کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا تھا کہ۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

کہ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر میری جماعت میں سے ہر شخص نوردیں بن جائے اور ایسا تبھی ہو سکتا ہے جب ہر دل نور یقیں سے بھر جائے۔

آپ نے قادیان میں روحانی شفا کے بھی انتظام فرمائے اور جسمانی شفا کے بھی۔ ایک شفا آپ کا دل دیتا تھا اور دوسری شفا آپ کی طبابت دیتی تھی۔

انہی میں سے ایک بزرگ حضرت مولوی عبدالکریم تھے جن کی تلاوت سن کر یوں لگتا تھا کہ عرش سے خدا زمین پر اتر آیا ہے۔ اس آواز میں شیرینی بھی تھی، غم بھی تھا اور ایسا ترنم بھی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ حضرت بانی سلسلہ کو بھی آپ کی تلاوت بے حد پسند تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے ان لوگوں سے پیار کا ایسا سلوک فرمایا کہ جو ان سے ملتا ان سے فیض پاتا۔ لوگ ان سے دعائیں کرواتے۔ دعائیں کرنے کے سلیقے سیکھتے۔ اور دعاؤں کو ثمردار ہوتا دیکھتے۔ تابعین کی ایک پوری نسل ان کی نگرانی میں پل کر جوان ہوئی۔ ان رفقاء کے ذکر کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو بتایا جائے کہ وہ کونسی صفات ہیں' اہل قادیان نے جس کی حفاظت کرنی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ذکر میں ان کے ایک خط کا ذکر فرمایا جس میں حضرت نواب صاحب نے لکھا تھا کہ میں اللہ کی مخلوق سے محبت کے ذریعے اللہ سے محبت کرتا ہوں۔ میں اپنی بیوی سے بھی اس لئے محبت کرتا ہوں کہ اللہ نے مجھ کو مجبور کیا ہے کہ اس سے محبت کرو۔ اس خط میں لکھا ہے کہ میں سب انسانوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ حتی کہ خاکروب کے لئے اور اس کے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔

حضرت بانی سلسلہ کے ایک رفیق حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہزارہ اور شمالی کشمیر کے قبائل آپ کے مرید تھے۔ آپ اس زمانے میں سو روپیہ ماہوار کے ملازم تھے مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ۱۴-۱۵ روپیہ ماہوار پر قادیان میں آگئے اور ساری عمر اسی میں گذار دی آپ بڑی لمبی نماز پڑھایا کرتے تھے ایک دفعہ کسی نے کہا کہ سجدے میں تو صرف تین دفعہ دعا پڑھنے کا ارشاد ہے آپ تو تین سو دفعہ پڑھتے معلوم ہوتے ہیں آپ نے سادگی سے فرمایا خدا کی قسم میں تو صرف تین دفعہ ہی پڑھتا ہوں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آپ بہت مختصر خطبہ دیتے اور بہت مختصر نماز پڑھاتے۔ لیکن اپنی نماز اتنی طویل پڑھتے کہ ایک دفعہ آپ نماز میں قدرے تاخیر سے شامل ہوئے کہ فرض شروع ہو چکے تھے۔ بعد میں آپ نے سنتیں ادا کرنی شروع کیں تو اتنی لمبی پڑھیں کہ سورج نکل آیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ سورج نکل آیا ہے اس وقت تو نماز پڑھنی جائز نہیں۔ آپ نے فرمایا کسے ہوش ہے سورج نکلنے کی!! میں تو حاضر ہو گیا تھا پھر مجھے کیا پتہ کہ کیا ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ نے بی اے کیا تو آپ کو حکومت نے ڈپٹی کمشنر بنانے کی پیش کش کی لیکن آپ نے پاؤں کی ٹھوکر سے اسے پرے کر دیا۔ آپ اکثر جوتیوں میں ہی آ کر بیٹھ جاتے اور فرماتے کہ ہم نے سعادتیں پانے والوں کو جوتیوں میں ہی بیٹھے دیکھا ہے۔

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ کئی بار زبردستی میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر چوم لیا کرتے تھے۔ یہ بات میرے ساتھ اور میرے بھائیوں کے ساتھ کئی بار ہوتی اور ہم سخت شرمندہ ہوتے۔ کئی بار ایسا کرتے ہوئے ان کی آنکھوں سے محبت کے آنسو چھلک جاتے۔ یہ دراصل حضرت بانی سلسلہ سے محبت کا نظارہ تھا۔ کہ جس وجود میں بھی حضرت بانی سلسلہ کا خون دوڑتے دیکھتے۔ اس کے بھی عاشق ہو جاتے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ اللہ کی محبت میں تراشے ہوئے موتی تھے جو بے حد خوبصورت بن کر چمکے۔ یہ اطاعت شعار قادیان کے وہ روشن نشان تھے جن سے قادیان کی بستی جگمگا رہی تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان مقدس بزرگوں کے بعد لمبے عرصے تک تابعین نے بھی اپنا پاک نمونہ اس طرح دکھایا کہ غیر بلکہ متشدد مخالف بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۱۳ء میں قادیان آنے والے ایک صحافی مسٹر محمد اسلم کے تاثرات کا ذکر فرمایا جنہوں نے قادیان کے دورے کے بعد لکھا کہ میں نے یہاں پر ہر کسی کو توحید کے نشے سے سرشار پایا۔ تلاوت کلام پاک کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah



ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

# انقلاب حقیقی

حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے انقلاب حقیقی کے متعلق مزید فرماتے ہیں :-

قرآن کریم نے مذاہب کے بارہ میں بھی یہ قاعدہ بتایا ہے کہ ہر مذہبی نظام جو قائم کیا جاتا ہے وہ کچھ عرصہ کے بعد یا تو ناقابل عمل ہو جاتا ہے یا لوگ اسے بھول جاتے ہیں۔ ناقابل عمل وہ دو طرح ہوتا ہے۔ یا لوگ اس میں ملاوٹ کر دیتے ہیں۔ یا زمانہ کے مطابق اس کی تعلیم نہیں رہتی یعنی یا تو یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس تعلیم میں تصرف کر دیتے ہیں اور یا پھر تعلیم تو محفوظ ہوتی ہے مگر زمانہ چونکہ ترقی کر جاتا ہے اس لئے وہ قابل عمل نہیں رہتی۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کا لباس پھٹ جائے اور اسے نیا لباس سلوانے کی ضرورت پیش آئے۔ یا بچہ ہو اور اس کا لباس ہو تو اچھا لیکن قد بڑھ جانے کی وجہ سے اس کے قد پر پہلا لباس درست نہ آتا ہو۔ اور نیا لباس تیار کروانا پڑے۔ اسی طرح تعلیم یا تو اس لئے بدلی جاتی ہے کہ وہ خراب ہو جاتی ہے اور یا اس لئے بدلی جاتی ہے کہ انسانی حالت میں ایسا تغیر آ جاتا ہے کہ پہلی تعلیم اس کے مطابق نہیں رہتی اور اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے کہ اب اس کے لئے دوسری تعلیم کی ضرورت ہے۔

یہ تو تعلیم کے خراب ہو جانے کی ضرورت ہے یہ بھی درحقیقت اسی وقت واقع ہوتی ہے جب وہ تعلیم ناقابل عمل ہو جائے۔ ورنہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ اپنے دین کا خود محافظ ہوتا ہے۔ ہاں اس تعلیم کی ضرورت کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندوں سے کہتا ہے۔ اب بے شک اس میں تغیر و تبدل کر لو مجھے پرواہ نہیں۔ جیسے گھر میں بعض دفعہ کوئی خراب اور پھٹا پرانا کپڑا ہو اور بچہ اسے پھاڑے تو ہم پرواہ نہیں کرتے۔ اسی طرح مذہب میں قطع و برید کی اجازت اللہ تعالیٰ اسی وقت دیتا ہے جب زمانے کو اس تعلیم کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور انسان کے حالات نئی تعلیم کا تقاضا کرتے ہیں پس اس وقت اللہ تعالیٰ اس فرسودہ مذہب کی حفاظت چھوڑ دیتا ہے اور بندوں کو اجازت دے دیتا ہے کہ وہ اس میں تصرف کریں اور اس سے کھیلیں۔ انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی تعلیم سے کھیل رہا ہے۔ حالانکہ خدا اس تعلیم کو زمانہ کے مطابق حال نہ پا کر اسے بندوں کے حوالہ کر چکا ہوتا ہے اور اپنی حفاظت کا ہاتھ اس سے اٹھا چکا ہوتا ہے۔

پس فرمایا کہ پیغام الٰہی کے متعلق دو ہی صورتیں ہیں (۱) جب وہ ناقابل عمل ہو جاتا ہے تو ہم اس سے بہتر تعلیم لاتے ہیں۔ بہتر کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ پہلی تعلیم ناقابل عمل ہو چکی ہوتی ہے۔ اور اب اس سے بہتر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بہتر کی ضرورت نہ ہوتی تو پہلی تعلیم ہی کافی ہوتی۔ اسی حقیقت کے اظہار کے لئے (ہم اس سے بہتر لاتے ہیں) کے الفاظ استعمال فرمائے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ جب تعلیم تو قابل عمل ہو مگر لوگ اس پر عمل ترک کر دیں اور اپنے لئے خود ایسے قواعد تجویز کر لیں جو الٰہی تعلیم کے مخالف ہوں اس حالت میں نئی تعلیم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ پرانی تعلیم کی حکومت کو از سر نو قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے فرمایا (یا اسی طرح کی) یعنی جب تعلیم اصل حالت میں موجود ہو صرف لوگوں نے اس پر عمل چھوڑ دیا ہو تو ہم پھر ویسی ہی تعلیم لے آتے ہیں۔ یعنی اسی تعلیم کو دوبارہ قائم کر دیتے ہیں۔ (ویسی) کا لفظ خدا تعالیٰ نے اس لئے استعمال کیا ہے تا یہ بتائے کہ پہلی تعلیم چونکہ مر چکی ہوتی ہے۔ اس لئے ہم اس میں نئی زندگی پیدا کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ ایک رنگ میں پہلی تعلیم کا مثل ہوتی ہے۔

پس اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ پیغام الٰہی بھی ایک عرصہ کے بعد (۱) یا قابل عمل نہیں رہتا (۲) یا لوگ اس پر عمل ترک کر دیتے ہیں قابل عمل نہ رہنا دو طرح ہوتا ہے۔

(۱) لوگ اس میں ملاوٹ کر دیتے ہیں۔

(۲) زمانہ کے مطابق تعلیم نہیں رہتی۔

ان دونوں حالتوں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ کی بھی دو سنتیں جاری ہیں۔ جب کلام ناقابل عمل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے منسوخ کر دیتا ہے۔ اور اس سے بہتر تعلیم بھیج دیتا ہے۔ کیونکہ زمانہ ترقی کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ لیکن جب لوگ عمل ترک کر دیں لیکن تعلیم محفوظ ہو تو اللہ تعالیٰ اسی کلام کو دہرا دیتا ہے۔ اور اس کا مثل نازل کر دیتا ہے۔ یعنی اس تعلیم میں ایک نئی زندگی ڈال دیتا ہے۔

آخر میں یہ جو فرمایا ہے کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر نہیں ان الفاظ سے وہ معنے جو عام طور پر لئے جاتے ہیں یعنی کہا جاتا ہے کہ اس آیت میں قرآنی آیات کے منسوخ ہونے کا ذکر ہے رد ہو جاتے ہیں کیونکہ قرآنی آیات کے منسوخ ہونے سے قدرت الٰہی کے اظہار کا کوئی بھی تعلق نہیں۔ قدرت کا مفہوم انہی معنوں میں پایا جاتا ہے جو میں نے کئے ہیں۔

---

صفدر نذیر گولیکی

## چراغِ راہ

چوہدری صفدر نذیر گولیکی اپنی کتاب چراغ راہ میں چوتھی حکایت یوں بیان کرتے ہیں:-

حضرت موسیٰؑ کو ایک نوجوان نے کہا کہ مجھے جانوروں کی بولیاں آجائیں تو میں ان سے عبرت حاصل کر لیا کروں۔ موسیٰؑ نے کہا کہ عبرت اور بیداری خدا کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس خیال کو چھوڑ دو۔ اس میں خطرہ ہے۔ مگر حضرت موسیٰؑ کے منع کرنے سے اس کو اور بھی شوق پیدا ہوا اور بڑی التجا کی۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اس شخص کو شیطان نے فریب دیا ہے اگر اس کو سکھاتا ہوں تو اس کو نقصان ہوتا ہے ورنہ اس کو بدگمانی ہوگی۔ حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے کہا اچھا اسے سکھا دو۔ غرض حضرت موسیٰؑ نے اس کو کتے اور مرغ کی زبان سے واقف کر دیا۔ دوسرے دن تجربہ کے لئے اس نے کتے اور مرغ کی آواز کی طرف توجہ دی۔ لونڈی نے دسترخوان کو جھاڑا تو رات کے بچے ہوئے ٹکڑے اس میں سے گرے۔ مرغ نے جھٹ اٹھا کر کھا لئے کتے نے مرغ سے کہا تو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا۔ تُو تو دانے وغیرہ کھا سکتا ہے میں نہیں کھا سکتا ہوں۔ مرغ نے اس کو کہا تو غم نہ کر تجھ کو ان ٹکڑوں سے بہتر ملنے والا ہے۔ خواجہ صاحب کا گھوڑا مر جائے گا وہ گوشت سوائے کتوں کے اور کس کے کام آئے گا۔ اس نوجوان نے جب اس مکالمے کو سنا تو جھٹ اس نے گھوڑا بیچ دیا۔ اور اس نقصان سے وہ بچ گیا۔ دوسرے دن پھر ایسا ہی اتفاق ہوا۔ مرغ نے وہ ٹکڑے کھا لئے اور کتے سے پھر سوال و جواب ہوا تو مرغ نے کہا کہ گھوڑا تو بے شک مر گیا ہے مگر دوسری جگہ جا کر کیونکہ اس نے بیچ دیا تھا۔ خیر فکر کی کوئی بات نہیں۔ اب کل اونٹ مر جائے گا۔ اور تمہاری عید ہو جائے گی۔ اس شخص نے اونٹ کو بھی بیچ دیا۔ تیسرے دن دونوں میں وہی مکالمہ ہوا اور کتے نے اس کو الزام دیا مگر مرغ نے پھر جواب دیا کہ اونٹ بھی اس نے بیچ دیا اور وہ دوسری جگہ جا کر مر گیا ہے خیر کوئی بات نہیں اب اس کا غلام مر جائے گا تو اس کی وفات پر کتوں اور عزیزوں کو نان ملیں گے۔ اس شخص نے غلام کو بھی بیچ دیا۔ اب وہ مرغ اس کتے کے سامنے چوتھے دن بہت شرمندہ ہوا۔ مرغ نے کہا یہ مت خیال کر میں نے جھوٹ کہا ہے جو کچھ میں نے خبر دی تھی وہ بالکل درست تھی ہماری قوم تو بڑی راست باز ہے اور وقت کی نگران ہے۔ اگر ہم کو بند بھی کیا ہوا ہو تب بھی ٹھیک وقت پر ہم ازان دیتے ہیں۔ خیر جو کچھ بھی ہو گیا ہو گیا۔ اب کل یہ خود مر جائے گا اور خوب عید ہو گی تمہاری اگر یہ شخص گھوڑے یا اونٹ یا غلام کی پرواہ نہ کرتا تو آج بچ جاتا مگر اس نے مال کی پرواہ کی اور اپنی جان کی پرواہ نہ کی غرض اس مرغ نے نہایت عمدہ رنگ میں اس مضمون پر بحث کی۔ اور بتایا کہ کس طرح انسان بلاؤں سے بچ سکتا ہے۔ اس شخص نے چونکہ پرواہ نہیں کی اب یہ خود مرتا ہے۔ خواجہ یہ سن کر ڈرا اور بھاگتا ہوا حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا حضرت موسیٰؑ نے کہا اب تو اپنے آپ کو بیچ کر اگر بچ سکتا ہے تو تجربہ کر لے تو اپنے آپ کو ہر بار نقصان سے بچاتا رہا مگر اب کیا چارہ ہے اب تُو تو اس سے بھی بچ نہیں سکتا۔ بہتر ہے کہ تو اپنے آپ کو درست کر اگر تو ایماندار فوت ہوا تو مرے گا نہیں بلکہ زندہ ہی رہے گا۔ مومن دراصل مرتا نہیں زندہ رہتا ہے۔ غرض آخر وہ ایمان لایا اور اس طرح ہر روحانی موت سے بچ گیا۔

چوہدری صفدر نذیر صاحب کہتے ہیں کہ اس سے سبق یہ ملتا ہے کہ انسان کو نیکی کی تلاش میں رہنا چاہئے اور جہاں سے بھی ملے نیکی کو اختیار کرنا چاہئے۔ اور عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اگر بچے سے اچھی بات ملے تو اس کو اپنانا چاہئے۔ کہتے ہیں الحکمۃ ضالۃ المومن۔ حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ جہاں سے ملے اختیار کرے۔

---

تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔ (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

# حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ

حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے متعلق حافظ مظفر احمد صاحب مزید کہتے ہیں:-

خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ نے بھی اپنے دور خلافت میں حضرت ابوعبیدہؓ پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے ملک شام کے چاروں اطراف کی نبرد آزما تمام فوجوں کی کمان آپ کے سپرد کی۔ آپ کے ماتحت چاروں لشکروں کے امیر تھے۔ متحدہ فوجوں نے فتح بصرہ واجنادین کے بعد دمشق کا محاصرہ کیا تھا کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہو گئی۔

حضرت عمرؓ کے ابتدائی زمانہ خلافت تک یہ طویل محاصرہ جاری رہا۔ ایک روز حضرت خالدؓ بن ولید کمال حکمت عملی سے منصوبہ بندی کر کے شہر کے ایک طرف سے فصیل پھلانگ کر اندر داخل ہو گئے۔ اور شہر کے اس حصہ کے دروازے کھول دیئے آپ کی سپہ اندر داخل ہو گئی۔ اور شہر کی دوسری جانب ابوعبیدہؓ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ عیسائیوں نے جب یہ دیکھا کہ ابوعبیدہؓ شہر فتح کرلیں گے تو انہوں نے حضرت خالدؓ کے لئے مشرقی دروازہ کھول کر ان سے تحریری صلح کرلی۔ اگرچہ یہ ان کی واضح دھوکہ دہی تھی۔ کیونکہ ایک تو حضرت خالدؓ امیر نہ تھے۔ دوسرے ایک طرف سے شہر مفتوح ہونے کی حالت میں پورے شہر کی طرف سے مصالحت کی تحریر لاعلمی میں لی گئی۔ ہر چند کہ دھوکہ کے ساتھ کئے گئے اس معاہدہ صلح کی کوئی اہمیت نہیں مگر حضرت خالدؓ عیسائیوں کو جو امان دے چکے تھے۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے اسے واپس لینا پسند نہ فرمایا۔ اور مسلمانوں کو سمجھایا کہ بے شک خالدؓ امیر لشکر نہیں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی ایک مسلمان کی طرف سے دی گئی امان تمام مسلمانوں کی طرف سے پناہ سمجھی جائے گی۔ چنانچہ نصف شہر دمشق کے مفتوح ہونے کے باوجود اہل شہر کو قیدی نہیں بنایا گیا اور نہ ہی مال غنیمت لوٹا گیا بلکہ مصالحت کے احکام جاری کرتے ہوئے اہل شہر کو مکمل امان دی گئی۔ ایک روایت میں خالدؓ کے فاتحانہ طور پر بیت المقدس میں داخل ہونے اور ابوعبیدہؓ کے صلح کرنے کا ذکر ہے جو صحیح نہیں۔

معرکہ فحل میں حضرت ابوعبیدہؓ کی خدمت میں جو رومی سفیر حاضر ہوا وہ رومی جرنیلوں کے مقابل پر اسلامی جرنیل کی سادگی دیکھ کر اول تو پہچان ہی نہ سکا اور پھر ملاقات کر کے آپ کی سادگی وقار اور رعب سے بہت متاثر ہوا۔

اس موقع پر اس سفیر نے وہ تاریخی پیش کش بھی آپ کو کی کہ آپ کے ہر سپاہی کو ہم دو اشرفیاں دیں گے اگر یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ حضرت ابوعبیدہؓ جیسے جری انسان اصولوں کا یہ سودا کیسے کر سکتے تھے۔ چنانچہ اگلے روز دونوں فوجوں کے درمیان میدان جنگ میں بلا کا رن پڑا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے قلب لشکر میں رہ کر نہایت دانشمندی اور دلیری سے مسلمانوں کی قیادت کرتے ہوئے بہت بڑی رومی فوج کو شکست فاش دی۔

فتح حمص کے بعد لاذقیہ کا قلعہ بند شہر بھی آپ نے کمال دانش مندی سے اس طرح فتح کیا کہ مخفی طور پر کچھ خندقیں کھدوا کر اپنی فوج کا ایک حصہ وہاں چھوڑا اور باقی فوج کو کوچ کا حکم دے دیا۔ محصورین نے دیکھا کہ فوج پڑاؤ اٹھا چکی تو شہر پناہ کے دروازے کھول دئے اور ابوعبیدہؓ کی سپاہ خندقوں سے نکل کر شہر میں داخل ہو گئی۔

ان متواتر شکستوں کے بعد شہنشاہ روم نے ملک بھر سے فوجیں یرموک میں جمع کر لیں۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے مقابلہ کے لئے جرنیلوں سے مشورہ طلب کیا تو یہ تجویز پیش ہوئی کہ مفتوحہ علاقوں کی تمام فوجوں کو مقابلہ کے لئے اکٹھا کیا جائے۔ مگر اس صورت میں مسلمان عورتوں اور بچوں کو مفتوح عیسائی باشندوں کے رحم و کرم پر چھوڑنا خطرے سے خالی نہ تھا۔ دوسری صورت یہ تھی کہ مفتوحہ علاقے کے باشندوں کو کچھ عرصہ کے لئے شہر بدر کر دیا جائے مگر یہ بات ان معاہدات صلح کے خلاف تھی۔ جن کے مطابق مسلمانوں نے مفتوحہ علاقوں کے لوگوں سے جزیہ و خراج لے کر ان کی حفاظت کے وعدے کئے تھے۔ چنانچہ اس نازک موقع پر امین الامت حضرت ابوعبیدہؓ نے جو تاریخی فیصلہ فرمایا وہ آپ کی شان امانت کو خوب ظاہر کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مفتوحہ علاقوں سے فوجیں دمشق جمع ہوں اور وہاں کے باشندوں کو ان سے وصول شدہ جزیہ و خراج آپ نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ فی الوقت ہم آپ کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کرنے سے معذور ہیں اس لئے اپنی امانت واپس لے لو

چنانچہ حمص کے عیسائیوں اور دیگر مفتوحہ علاقوں کے لوگوں کو کئی لاکھ کی رقم واپس دی گئی۔ اس بے نظیر عدل و انصاف اور ادائیگی امانت کا ان پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اور انہوں نے کہا تمہاری عادلانہ حکومت ہمارے لئے پہلے کی ظالمانہ حکومت سے بہت بہتر ہے۔ اور مسلمان جب وہاں سے روانہ ہونے لگے تو مقامی عیسائی باشندے انہیں الوداع کرتے ہوئے روتے جاتے تھے اور دلی جوش سے یہ دعائیں کر رہے تھے کہ خدا تم کو پھر واپس لائے۔ اور یہودیوں نے پھر یہاں تک کہا کہ تورات کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں قیصر حمص پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے شہر پناہ کے دروازے بند کر دئے اور ہر جگہ پہرہ بٹھا دیا۔

بشریٰ وسیم

# راہ عمل

بشریٰ وسیم اپنی کتاب راہ عمل میں مزید کہتی ہیں :-

اگر کوئی شخص آپ کے پاس اپنی کوئی چیز امانتاً رکھوائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کریں۔ اپنا ظاہر اور باطن ایک رکھیں تاکہ لوگ آپ پر بھروسہ کر سکیں۔

اگر کسی شخص نے آپ سے قرضہ لیا ہے اور وہ اس کو ادا کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تو اس کو مزید مہلت دیں اور اگر اس کے حالات خراب ہیں تو اس کا قرضہ معاف کر دیں۔

ملازمین کی تنخواہوں اور مناسب سہولتوں میں بغیر تقاضے کے اضافے کریں اور ان کا حق بغیر ان کے مانگیں ادا کریں۔ آپ اپنے ملازمین کے ساتھ اچھا سلوک کریں کیونکہ وہ بھی آپ کی طرح انسان ہیں ان کی ضروریات کو حتی الامکان پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ان سے کوئی غلطی یا نقصان ہو جائے تو انہیں سزا دینے کی بجائے معاف کر دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے ان سے سختی کی بجائے نرمی کا سلوک کریں۔

وقت ایک بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ وقت اگر گذر جائے تو واپس نہیں آ سکتا اور گذرے ہوئے وقت کا نقصان کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ ہمارے ہاں لوگوں کو وقت کی اہمیت کا کوئی احساس نہیں ہے کوئی شخص بھی اپنا کام صحیح وقت پر پورا نہیں کرتا۔ جس کے باعث معاشرے میں بہت سے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں ہمارے دفاتر میں جو کام ایک دن میں ہونا چاہئے اس کو ایک ہفتہ لگا دیتے ہیں اس طرح ہفتوں کا کام مہینوں پر جا پڑتا ہے۔ جن لوگوں کا کام ہوتا ہے وہ بیچارے صبح آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور شام کو بغیر کام کروائے واپس چلے جاتے ہیں۔ اس طرح لوگوں میں بے چینی پریشانی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ امتحانات کی تاریخیں بھی آگے پیچھے ہوتی رہتی ہیں جس کے باعث طالب علموں کے قیمتی سال ضائع ہو جاتے ہیں۔ ان تمام وجوہات کے باعث معاشرے میں فرسٹریشن پیدا ہوتی ہے اگر یہ تمام کام وقت پر ہو جائیں تو ہمارے معاشرے کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں۔

ہمارے ہاں وقت کی پابندی نہ کرنا ایک عام بات ہو گئی ہے اکثر شادیوں پر اگر وقت ۸ بجے کا دیا ہوا ہے تو بارات ۱۰ بجے پہنچ رہی ہوتی ہے۔ جس سے تمام مہمانوں کو انتظار کی کوفت اٹھانا پڑتی ہے اسی طرح اگر کسی کے گھر جانا ہو تو اول تو لوگ گھر والوں کو اطلاع نہیں دیتے اور اگر اطلاع کرتے بھی ہیں تو اس وقت سے گھنٹہ دو گھنٹہ دیر سے ہی پہنچتے ہیں۔ اس سے میزبان کو جو انتظار کی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اس کا مہمان کو کوئی خیال نہیں ہوتا اس لئے کوشش کریں کہ ہمیشہ وقت کے پابند رہیں اور اگر کسی کو وقت دیں تو اس وقت پر پہنچنے کی کوشش کریں اور لوگوں کو انتظار کی کوفت سے بچائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ وقت کی پابندی کرنے والا شخص ہمیشہ زندگی میں کامیاب ہوتا ہے۔ اور ترقی کرنے والی قومیں ہمیشہ وقت کی پابندی کرتی ہیں۔

زندگی میں سچی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنی خواہشات اور ضروریات کو محدود کریں کیونکہ خواہشات کی کوئی حد نہیں ہوتی وہ تو بڑھتی چلی جاتی ہیں اگر آپ میں قناعت کا مادہ پیدا ہو گیا تو آپ کے تمام مسائل حل ہو گئے۔

تمام معاشرہ مختلف طبقوں میں بٹا ہوا ہے۔ کچھ لوگ امیر ہیں اور کچھ غریب اور ان کے درمیان کا طبقہ متوسط طبقہ کہلاتا ہے۔ ہر شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی چیز سے نوازا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ جس طبقے سے بھی تعلق رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah



پروفیسر محمد نصر راجا

# مسئلہ کشمیر کی لاجواب وکالت

مکرم پروفیسر محمد نصر راجا صاحب مسئلہ کشمیر کی لاجواب وکالت کے سلسلے میں کہتے ہیں۔

جنوری ۱۹۴۸ء میں بھارت مدعی بن کر مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں لے گیا لیکن پاکستانی وزیر خارجہ چوہدری ظفراللہ خان نے اس مسئلے پر ایسی فاضلانہ اور مدلل بحث کی کہ بھارت کو لینے کے دینے پڑ گئے۔

(الف) لندن ٹائمز اپنی مورخہ ۱۴/ فروری ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

چوہدری سر محمد ظفراللہ خان نے کمال قابلیت سے پاکستان کی طرف سے اس انداز سے صفائی پیش کی کہ اس کونسل کے اکثر ممبران پر واضح ہو گیا کہ ہندوستان کی طرف سے معاملات کو مکمل طور پر پیش نہیں کیا گیا ہے پاکستان کے وزیر خارجہ نے اپنے نکتہ نظر کی وضاحت اس درجہ موثر انداز میں کی کہ کونسل ان کے استدلال کی قائل ہو گئی۔

(ب) چوہدری محمد علی صاحب سابق وزیر اعظم پاکستان اپنی کتاب ظہور پاکستان کے صفحہ ۳۶۰ پر رقم طراز ہیں۔ سلامتی کونسل نے ۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء کو ہندوستان کی شکایت اور پاکستان کے جواب کی سماعت شروع کی۔ ظفراللہ خان نے مقدمہ کی ایسی اعلیٰ وکالت کی کہ سلامتی کونسل کو یقین ہو گیا کہ مسئلہ کشمیر محض کشمیر کے نام نہاد حملہ آوروں کو نکال دینے کا نہیں (جیسا کہ ہندوستان کا نمائندہ اسے باور کرانا چاہتا تھا) بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کو منصفانہ اور پر امن اساس پر استوار کیا جائے۔ اور تنازعہ کشمیر کو ریاست کے عوام کی مرضی کے مطابق حل کیا جائے۔ واضح رہے کہ چوہدری صاحب نے اقوام متحدہ میں کشمیر کیس کئی مرتبہ جیتا اور اقوام متحدہ نے ہر دفعہ کشمیر میں رائے شماری کرانے پر زور دیا۔

(ج) حمید نظامی صاحب کے نوائے وقت نے لکھا

ہندوستان نے کشمیر کا قضیہ یو۔ این۔ او میں پیش کر دیا۔ چوہدری صاحب پھر نیویارک پہنچے۔ ۴/ فروری ۱۹۴۸ء کو آپ نے یو۔ این۔ او میں دنیا بھر کے چوٹی کے دماغوں کے سامنے اپنے ملک و ملت کی وکالت کرتے ہوئے مسلسل ساڑھے پانچ گھنٹے تقریر کی۔ ظفراللہ کی تقریر ٹھوس دلائل اور حقائق سے لبریز تھی۔ کشمیر کمیشن کا تقرر ظفراللہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جسے مسلمان کبھی نہ بھول سکیں گے۔ (نوائے وقت ۲۴/ اگست ۱۹۴۸ء)

(د) انگریزی رسالہ السٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان نے ۱۳/ مارچ ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"ہمارے وزیر خارجہ نے وہ ناموری حاصل کی ہے جو بلاشبہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہے۔ اڑھائی سال کے عرصہ میں بیرونی دنیا میں انہوں نے پاکستان کی ساکھ کو قائم کرنے اور اس کی عزت و وقار کو چار چاند لگانے کا جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ سلامتی کونسل میں جس طریق پر انہوں نے کشمیر کا معاملہ پیش کیا ہے اس سے اس فریب کا جو پاکستان کو دیا جا رہا تھا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ لیک سکیس میں کمال بے جگری سے انہوں نے کشمیر کی جنگ لڑی ہے اور دنیا کے سامنے یہ ثابت کر کے کہ بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں کسی بھی زاویہ نگاہ سے کیوں نہ دیکھا جائے۔ جارحانہ اقدام کا ارتکاب کرنے میں پہل دوسرے فریق نے کی ہے۔ وہ اس جنگ میں فتح یاب رہے ہیں۔

"قائداعظم مرحوم کی طرح وہ جھکنا نہیں جانتے۔ وہ اس فتح کے قائل ہی نہیں جو گر کر نصیب ہو"

اب ذرا بھارتی اخبار پرتاپ کا ایک اعتراف بھی سماعت فرمالیجئے۔ لکھتا ہے۔

"یو این او سے پاکستان کے خلاف فریاد کرنا ہی ہمالیہ جتنی بڑی غلطی تھی۔ ہم وہاں گئے تھے مستغیث بن کر اور لوٹے وہاں سے ملزم بن کر"

پرتاپ ۲۳/ اگست ۱۹۵۰)

(س) جناب حمید نظامی اپنے ایک ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں۔

"آپ نے ملک و ملت کی جو شاندار خدمات سرانجام دیں تو قائداعظم انہیں حکومت کے اس عہدے پر فائز کرنے پر تیار ہو گئے جو باعتبار منصب وزیر اعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے۔ قائداعظم نے چوہدری صاحب کو بلا تامل پاکستان کا وزیر خارجہ بنا دیا۔ لیکن ظفراللہ کے ہاتھوں وہ زبردست کارنامہ انجام دینا باقی تھا جس سے اس کا نام تاریخ پاکستان میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ (یعنی اقوام متحدہ میں کشمیر کے مسئلے کی لاجواب وکالت۔ ناقل)" نوائے وقت ۲۴/ اگست ۱۹۴۸ء)

جناب حمید نظامی نے بالکل درست تحریر فرمایا تھا کہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا ایک نہایت ہی عظیم اور انمٹ کارنامہ بھارت کے مقابلہ میں کشمیر کیس جیتنا تھا جیسا کہ عوام و خواص کو معلوم ہے کہ جب بھارت نے دیکھا کہ میدان جنگ (۱۹۴۷ء) میں کشمیری مجاہدین اور قبائلی جیالے کشمیر کے ہندو راجا ہری سنگھ کی افواج کو ذرہ برابر بھی خاطر میں نہیں لا رہے اور وادی کشمیر میں فتح کے ڈنکے بجاتے چلے جا رہے ہیں اور کشمیر کا ایک حصہ آزادی پا چکا ہے (جو آزاد کشمیر کہلایا) تو وہ فوراً ہی مدعی بن کر اقوام متحدہ میں پہنچا اور یہ واویلا کیا کہ پاکستان نے کشمیر میں جارحیت کا ارتکاب کیا ہے اس لئے پاکستان کو ملزم اور جارح قرار دیا جائے اور اسے کشمیر کے علاقے سے بے دخل کیا جائے بھارت نے اقوام متحدہ میں یہ مقدمہ جیتنے کے لئے اپنی چوٹی کے دماغ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں بھجوائے تھے اس سلسلے میں معروف کشمیری مضمون نگار کلیم اختر اپنے مضمون "مقبوضہ کشمیر میں تحریک اور حکومت آزاد کشمیر کا کردار" مطبوعہ نوائے وقت ۳۰/ اکتوبر ۱۹۸۸" میں رقم طراز ہیں

جنوری ۱۹۴۸ء میں بھارت نے سلامتی کونسل میں پاکستان کے خلاف درخواست دے دی۔ بھارت کی نمائندگی سرگوپا لاسوامی آئینگر نے کی جو ایک وقت میں ریاست کے وزیر اعظم رہ چکے تھے۔ بھارتی وفد میں شیخ عبداللہ تھے جن کے سیکرٹری درگاہ پرشاد دھر تھے جو ازاں بعد بھارت کے مشہور ڈپلومیٹ ہوئے۔ روس میں بھارت کے سفیر اور بھارت کے وزیر خارجہ بھی رہے۔ پاکستانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ چوہدری ظفراللہ خان نے کی۔"

اور اس عالمی فورم پر پاکستان کے مایہ ناز فرزند اور وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفراللہ خان نے بھارت کو کیسی شکست دی اس کی ایک جھلک مضمون نگار کلیم اختر ہی کے ایک دوسرے مضمون "خان لیاقت علی خان ان کا سیاسی عہد اور مسئلہ کشمیر" مطبوعہ نوائے وقت ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء میں ملاحظہ فرمائیے۔

"یہ حقیقت ہے کہ سلامتی کونسل میں بھارت کو شکست ہوئی۔ بھارت کی شکایت یہ تھی کہ پاکستان قبائلیوں اور مجاہدین کی امداد کر رہا ہے۔ اس لئے اسے جارح قرار دیا جائے مگر سلامتی کونسل میں وزیر خارجہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کی تاریخ اور تحریک کو بیان کر کے بھارت کے موقف کی دھجیاں اڑا دیں اور سلامتی کونسل نے یہ فیصلہ دیا کہ جموں اور کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری عوام استصواب رائے عامہ سے کریں گے"

چوہدری محمد ظفراللہ خان کی کشمیر کیس کے معاملہ میں بھارت کے مقابلہ پر یہ تاریخی فتح اتنی عظیم الشان اور ناقابل فراموش ہے کہ جب بھی کوئی قلم کار مسئلہ کشمیر پر اظہار خیال کرتا ہے۔ تو وہ لازماً" پاکستان کی اس فتح کا شاندار الفاظ میں ذکر کرتا ہے۔

---

بقیہ صفحہ ۴

کرے۔ ہمیشہ اپنے سے نیچے کو دیکھیں۔ اور چھوٹی سے چھوٹی چیز سے خوشی حاصل کریں ورنہ آپ کو بڑی بڑی چیزیں بھی خوشی نہیں دے سکیں گی۔ امیر شخص کو چاہئے کہ اپنی ضروریات کے پورا ہونے پر کسی اور ضرورت مند کی ضرورت پوری کر دے۔ اور غریب شخص کو چاہئے کہ اپنی ضروریات کو محدود کرے۔ اور سوچے کہ کتنے لوگ ایسے ہیں جن کو یہ تمام چیزیں بھی حاصل نہیں۔ جو مجھے حاصل ہیں لوگوں کی خوشی میں شامل ہوں اور حسد جیسے مادے سے پرہیز کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی ہنر سے نوازا ہے تو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔

یہ زندگی آج ہے کل نہیں ہو گی اس میں جو اچھے کام کر سکتے ہیں وہ کر لیں کیونکہ کام بہت ہیں اور زندگی بے حد مختصر زندگی کو بامقصد بنائیں زندگی میں سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو لوگوں کو آرام و سکون پہنچائیں اور اسی کو مقصد حیات بنائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی رحمت سے ہم سب کو ان روشن کلمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

سچے علوم کا مخزن "کلام الٰہی" ہے تو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ "کلام الٰہی" کے پڑھنے اور سمجھ کر پڑھنے اور عمل کے واسطے پڑھنے کی بہت ضرورت ہے۔ اور یہ حاصل ہوتا ہے تقویٰ اللہ سے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

# حسنی مبارک کو قتل کرنے کی کوشش

ایک انتہا پسند اسلامی گروہ نے اتوار کے روز بتایا کہ مصر میں جس شخص کو ایک خفیہ مقدمہ میں موت کی سزا دی گئی تھی اور اس کے بعد پھانسی بھی دے دی گئی- وہ شخص فوج کے ساتھ مل کر یہ کوشش کر رہا تھا کہ مصر کے صدر حسنی مبارک کو ہلاک کیا جائے- الجماعت الاسلامیہ (اسلامی گروہ) جو دو انتہا پسند تحریکوں میں سے ایک تحریک ہے حسنی مبارک کی حکومت کا تختہ الٹنے میں مصروف ہیں- اس گروہ نے ایک فیکس کے ذریعے ایک عالمی اخباری تنظیم کو بتایا کہ اس نے سٹیٹ سیکیورٹی کے کرنل کو قاہرہ میں ہفتہ کے روز قتل کیا تھا- اس خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ ان تین افراد کی موت کے انتقام کے طور پر کیا گیا تھا جنہیں غیر منصفانہ طور پر حسنی مبارک نے دو دن پہلے مروا دیا تھا- خاص طور پر محمد حمودہ جو اس بات کی کوشش میں تھا کہ بعض دوسرے اہم افسران کے ساتھ مل کر حسنی مبارک کو قتل کرے- حمودہ کے ساتھ ایک اور انتہا پسند کو بھی پھانسی دی گئی تھی- یہ دونوں موت کی سزا کے مستحق قرار دئے گئے تھے- ان کا فیصلہ ایک فوجی عدالت نے سکندریہ میں کیا تھا- الزام یہی تھا کہ یہ بم کے ذریعے حکومت کی تنصیبات کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور بالآخر حسنی مبارک کے قتل کے درپے ہیں-

## وفاقی کابینہ

ایک سرکاری نمائندے نے سوموار کے روز اخبار نویسوں کو بتایا کہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کابینہ سے کہا ہے کہ ان کی حکومت نے اپنی کوششوں کو تیز تر کر دیا ہے اور عالمی سطح پر کشمیر کے سلسلے میں حمایت حاصل کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے- آپ نے کہا کہ جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے یہ کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے پیش نظر ہی حل کیا جائے گا- انہوں نے سیاسی اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھنے کا بھی اعلان کیا- نمائندہ موصوف نے کہا کہ سوموار کے روز محترمہ بے نظیر بھٹو نے کابینہ کو بتایا کہ ہمارے قریبی ہمسایوں کے تعلقات ہم سے اچھے ہیں- کابینہ کو وزارت خارجہ کے تعلقات کے متعلق بھی بتایا گیا کہ ان کی بہتر کارکردگی کی وجہ سے دیگر ممالک سے تعلقات زیادہ بہتر ہو رہے ہیں- وزارت خارجہ کے افسروں نے کابینہ کو بتایا کہ امریکہ کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کے لئے جو گفت و شنید جاری ہے اس میں تسلی بخش پیش رفت ہو رہی ہے- کابینہ کو آئندہ ہونے والی ہندوستان کے ساتھ گفت و شنید جو وزارت خارجہ کے سیکرٹریوں کی سطح پر ہوگی کے متعلق بھی آگاہ کیا گیا- اور بتایا گیا کہ اس کا ایک الگ ایجنڈا جموں اور کشمیر کے موضوع پر ہوگا- انہوں نے کہا کہ چین کے ساتھ جو کہ ہمارا بہت پرانا اور اچھا دوست ہے تعلقات بھی وزیر اعظم اپنے آئندہ دورے میں گفت و شنید کے ذریعے مزید آگے بڑھانے کی کوشش کریں گی- اور بتایا گیا ہے کہ کابینہ کو خارجہ پالیسی کے متعلق بھی معلومات فراہم کی گئیں- کئی دیگر ملکوں کے ساتھ جس طرح حالات میں بہتری پیدا ہوئی ہے اس سے بھی کابینہ کو آگاہ کیا گیا-

## اسرائیلی وزیر کا بیان

ایک اسرائیلی وزیر جو ناروے میں پی ایل او سے ملا' اس نے سوموار کے روز کہا کہ فلسطینیوں کو حق خود ارادیت دینے میں جو تاخیر ہو رہی ہے وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں پر بری طرح اثر انداز ہو رہی ہے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس جھگڑے کو فوری طور پر حل کر دیا جائے- جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں- غازہ پٹی اور مغربی کنارہ سے اسرائیلی فوجیوں کا انخلاء باعث نزاع بنا ہوا ہے- اس اسرائیلی وزیر نے کہا کہ فلسطینی اور ہم دونوں اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ جب تک اس میں تاخیر ہوتی رہے گی حالات الجھتے رہیں گے بلکہ زیادہ سے زیادہ الجھتے چلے جائیں گے- اور طرفین کے لئے مشکلات پیدا ہونگی- یہ ساری باتیں اسرائیل کے ماحولیات کے وزیر نے کہی ہیں- یہ اسرائیل کے اس وفد میں شامل ہیں جنہوں نے ناروے میں پی- ایل- او- کے ساتھ خفیہ ملاقات کر کے اس معاہدے کی راہ ہموار کی تھی- اس لئے انہیں اس موجودہ تاخیر سے خاصی پریشانی ہے- اگرچہ ان کا یہ کہنا ہے کہ اس معاملے کو جلد از جلد حل کر لینا چاہئے لیکن اسرائیل کے وزیر اعظم یزک رابین نے گذشتہ روز کہا تھا کہ تاریخ کے بدلنے سے کوئی آسمان نہیں ٹوٹ پڑے گا- اور کہ معاہدوں پر عمل در آمد کرانے کے لئے اس طرح کی تاخیر کا ہو جانا کوئی خاص بات نہیں ہے- بہرحال سب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس قدر جلد اس مسئلے کو نبٹا لیا جائے اتنا ہی دونوں کے لئے بہتر ہوگا-

## کردوں پر حملے

بتایا گیا ہے کہ ترکی کے جنگی جہازوں نے ٢٠٠ کے قریب باغی کردوں کو ہوائی حملہ کر کے ہلاک یا زخمی کر دیا ہے- ترکی جنگی جہازوں نے ایک ایسے کانوائے پر حملہ کیا جس میں ٢٠٠ باغی کرد سوار تھے اور سرحد سے تقریباً پندرہ میل کے فاصلے پر وہ جا رہے تھے- یہ حملہ اپنی طرز کا تیسرا حملہ تھا جو علیحدگی پسند کرد ورکرز پارٹی کے خلاف عراقی سرحدوں کے اندر کیا گیا یعنی ٣٠ نومبر سے اب تک یہ تیسرا حملہ تھا- اگرچہ اس خبر میں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ کتنے لوگ ہلاک ہوئے اور کتنے زخمی لیکن کہا جاتا ہے کہ گذشتہ دس روز میں ١١٣ افراد ہلاک ہو چکے ہیں انقرہ نے ایران پر الزام لگایا ہے کہ وہ باغی کردوں کی حمایت کر کے ترکی کی حکومت کو غیر مستحکم بنانا چاہتا ہے- شام عراق اور لبنان نے بار بار کہا ہے کہ ہم باغی کردوں کو اپنے علاقے میں رہنے کی اجازت نہیں دے سکتے- یعنی ہم کسی صورت میں بھی ترکی کے خلاف ان لوگوں کو کارروائیاں کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے-

## سارک / دفاعی تعاون

بنگلہ دیش کے سیکرٹری دفاع کے ساتھ سوموار کے روز گفتگو کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر دفاع نے کہا کہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ اگر اس سطح پر ایک دوسرے ملک کے دورے جاری رہے تو متعدد میدانوں میں جن میں دفاع بھی شامل ہے تعاون بڑھتا رہے گا اور ایک دوسرے کے تجربہ سے ہم فائدہ اٹھاتے رہیں گے- اور یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ دونوں ممالک کے عوام اس سے فائدہ اٹھائیں گے- بنگلہ دیش کے سارک کے صدر ہونے کی حیثیت سے اس کی تعریف کی گئی اور کہا گیا کہ سارک کا نظریہ بہت اچھا ہے اور اگر ممالک ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں جیسا کہ سارک کا چارٹر اس بات کا تقاضا کرتا ہے تو اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا کہ یہ ترقی کی راہیں ہموار کرے گا اور سب ممالک میں خوشحالی کا دور دورہ ہوگا- بنگلہ دیش کے سیکرٹری دفاع نے کہا کہ اس وقت پاکستان اور بنگلہ دیش میں نہایت محبت بھرے برادرانہ تعلقات قائم ہیں اور انہیں امید ہے کہ ان کا دورہ کئی میدانوں میں تعاون کو تیز تر کر دے گا- یہ بات بھی دونوں ممالک کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی-

## چینی فوجی وفد کا دورہ

### بھارت

گذشتہ تیس سال میں سب سے زیادہ اعلیٰ سطحی چینی فوجی وفد نے گذشتہ روز بھارت میں فوجی افسروں کے ساتھ اس مسئلہ پر گفت و شنید کی کہ ہمالیہ کی سرحدوں پر جوان کا دیر سے تنازعہ چل رہے ہیں اس کو کم کرنے کے لئے اپنی اپنی فوجوں میں وہاں کمی کی جائے- پیپلز لبریشن آرمی کے چیف آف سٹاف جن کے ساتھ سات دیگر چینی افسر تھے بھارت کے وائس چیف آف سٹاف کے ساتھ ملے- ان دونوں نے مختلف معاملات پر گفتگو کر کے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ یہ بات دونوں کے مفاد میں ہے کہ اس علاقہ سے فوجی نفری کم کر لی جائے- جہاں تک وزارت دفاع کے افسروں کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اس چینی دورہ کے متعلق کوئی بات بتانے سے انکار کر دیا ہے- وہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر خاموش رہنا زیادہ بہتر ہے- البتہ یہ انہوں نے کہا کہ ایک دوسرے میں اعتماد بڑھانے کے لئے یہ گفتگو مفید ثابت ہوئی ہے- وزارت دفاع کے ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس دورے کے نتیجہ میں نئی دہلی کا دورہ بھی ممکن ہو گیا ہے یہ دورہ چین کے وزیر دفاع اگلے ماہ کریں گے-

بتایا گیا ہے کہ یہ وفد ہفتہ کے روز چھ روزہ دورے کے لئے یہاں آیا تھا- ان کی گفتگو بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف سے بھی ہوئی- یہی وفد ان علاقوں کا بھی دورہ کرے گا جہاں پر فوجیوں کو تربیت دی جاتی ہے- کہا جاتا ہے کہ اس دورے سے ایک دوسرے میں اعتماد بحال ہوا-

---

تم اگر اپنی نیکیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ دوسروں کو نیکیوں کی نصیحت کرو-

اگر تم بدیوں سے بچنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ تم اپنے آپ کو بدیوں سے نہ صرف بچاؤ بلکہ لوگوں کو بچانے کی نصیحت کرو-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## بقیہ صفحہ ۲

کہ صبح کی نماز کے بعد میں نے تمام احمدیوں کو بلاتمیز بوڑھے بچے جوان لیمپ کی روشنی میں کلام پاک کی تلاوت کرتے دیکھا۔ بورڈنگ میں سینکڑوں بچوں کا اجتماعی طور پر کلام پاک کی تلاوت کرنا میری زندگی کا ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ احمدی تاجر بھی صبح کے وقت اپنی دکانوں پر تلاوت کررہے ہوتے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج جلسہ کے اختتام پر کچھ لوگ تو فوری واپس چلے جائیں گے مگر بڑی تعداد میں لوگ ابھی موجود ہوں گے۔ کل صبح جو رہ جائیں ان سے میں کہتا ہوں کہ صبح کی نماز کے بعد تلاوت کے ان نظاروں کو ایک بار پھر روشن کردیں حتیٰ کہ قادیان کی گلی گلی تلاوت سے روشن ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پارٹیشن کے وقت بھی ان اقدار کی اسی طرح حفاظت ہوتی رہی تھی۔ اخبار ریاست کے ایڈیٹر نے اس وقت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ مشرقی پنجاب میں خونریزی کا بازار گرم تھا مگر قادیان میں چند درویش احمدی موجود تھے جن پر آئندہ کی تاریخ فخر کرے گی۔ یہ انسان نہیں فرشتے تھے جو اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھے قادیان کی حفاظت کررہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حاسدوں سے تقویٰ کی حفاظت ضروری ہے۔ جو لوگ رشک سے اس دولت کو لینا چاہتے ہیں وہ ہزار بار بھی لیں تو یہ دولت ختم نہ ہوگی۔ لیکن ان حاسدوں سے بچیں جن کو اس دولت کی کوئی قدر نہیں۔ یہ طرح طرح سے آپ کو دنیا کی طرف کھینچیں گے کہ یہاں کیا کررہے ہو؟ دنیا کے لوگوں نے کتنی کمائیاں کرلیں!

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ لوگ جاہل اور جھوٹے ہیں اگر آپ نے ان کی قدر نہ کی تو خدا آپ کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بے شمار دے گا۔ بعض دفعہ ایسا ضرور ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے خدا کی رحمتیں نازل نہیں ہوتیں مگر یہ آزمائشیں ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں۔ اور جب خدا والے ان پر ثابت قدم رہتے ہوئے دنیا کو ٹھکرا دیتے ہیں تو یہ دنیا ہاتھ باندھ کر ان کے پیچھے پیچھے آتی ہے۔ اگر آپ کے ساتھ ایسا نہیں ہوا تو خدا سے شکایت نہ کریں اپنے نفسوں کو ٹٹولیں کہیں آپ نے اپنے تقویٰ کو ضائع تو نہیں کر دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے تابعین میں سے بعض اور بزرگوں حضرت چوہدری برکت علی صاحب، حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب (والد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب) کے نیک نمونے کا ذکر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کی تنظیم کے بارے میں اخبار تنظیم کے ایڈیٹر مولوی عبدالحمید قریشی کا تبصرہ بیان فرمایا جنہوں نے لکھا تھا کہ ہندوستانی عیسائیوں کی جماعت قادیان کی جماعت کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ ان کا انداز تو یورپین لوگوں کی طرح کا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مولوی صاحب موصوف کا یہ تبصرہ دراصل کم علمی کا تبصرہ ہے آج جرمنی اور برطانیہ کے لوگ بھی یہ تسلیم کرتے ہیں جس طرح جماعت احمدیہ کے لوگ کام کرتے ہیں یہ ہم سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ بغیر کسی دباؤ کے محض طوعی طور پر جس طرح کا یہ نظام چل رہا ہے اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کی خواتین کی حسن کارکردگی کو خاص طور پر سراہا۔ اور فرمایا کہ بعض کاموں میں یہ مردوں سے بھی آگے نکل گئی ہیں۔ جاہل ہیں وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ پردے سے عورت کی آزادی سلب ہوتی ہے۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ آزادی ہوتی کیا ہے۔ احمدی خواتین کو ظالم مردوں کی حرص و ہوا سے آزادی ملی ہے اور یہ وہ قید ہے جس میں آج دنیا بھر کی عورتیں قید ہیں۔ انگلستان کی احمدی بچیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پاکستان کی طرز کے برقعے اوڑھ کو یونیورسٹیوں میں۔ جہاں کہیں دین حق پر اعتراض ہوتا ہے شیروں کی طرح پروفیسروں سے ٹکرا جاتی ہیں۔ اور کوئی ان کو بیک ورڈ نہیں کہتا۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت بانی سلسلہ کے چند منتخب ارشادات بیان فرمائے۔ ان میں ایک جگہ حضرت بانی سلسلہ سے کسی نے پوچھا کہ میں تجارت کی غرض سے قادیان آنا چاہتا ہوں تو حضرت بانی سلسلہ نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ یہ نیت ہی فاسد ہے۔ یہاں تو دین اور عاقبت کی اصلاح کے لئے آنا چاہئے۔ ہاں اس کے ساتھ تجارت بھی ہو تو مضائقہ نہیں لیکن اصل نیت دین ہونا چاہئے۔

حضور نے آخر میں دعا کی کہ اہل قادیان ان اعلیٰ مقاصد کو پالیں جن کو حاصل کرکے وہ خدا نما وجود بن جائیں جن کو دیکھ کر دنیا ہدایت کی طرف آجائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اختتامی دعا میں جہاں آپ بنی نوع انسان کے لئے دعا کریں وہاں اسیران راہ مولا کے لئے بھی دعا کریں جو بڑے لمبے عرصے سے اللہ کی راہ میں قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ اللہ ان کی خوشیاں دکھا کر ہمارے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدیت اب اس دور میں داخل ہو چکی ہے جہاں اللہ کے انوار آسمانوں سے نازل ہو رہے ہیں۔ اور مزید انوار نازل ہونے کا زمانہ آگیا ہے۔ ان ہواؤں کے رخ پر آگے بڑھتے جائیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں دنیا بھر کے لاکھوں احمدی احباب نے سیٹلائٹ کی وساطت سے شرکت کی۔

☆☆☆☆☆

## بقیہ صفحہ ۱

کے لارڈ میئر کے علاوہ روڈرگ کے وزیر موصوف سے بھی ملاقات فرمائی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کے اعزاز میں ۲۲۔ دسمبر کو دی گئی ایک ضیافت میں ماریشس کے وزیر تعلیم، وزیر صنعت و حرفت، وزیر روڈرگ آئی لینڈ اور چینی سفیر سمیت ملک کے اہم طبقے نے شرکت کی اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس سوال و جواب میں حاضرین کے سوالات کے بھی جواب دیئے۔ یہ سلسلہ رات سوا گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے رات زیادہ گذر جانے کی وجہ سے مہمانوں کے آرام کی خاطر یہ سلسلہ منقطع فرمادیا۔

☆☆☆☆

# وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر ۲۹۳۴۲** میں نوید احمد بٹ ولد اللہ رکھا بٹ قوم کشمیری پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نوید احمد بٹ ولد اللہ رکھا بٹ مکان نمبر ۱۵/۷ بلاک نمبر ۴۶ سمن آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱ نصیر الدین بھٹی وصیت نمبر ۲۷۲۴۴ گواہ شد نمبر ۲ نصیب احمد بٹ وصیت نمبر ۲۷۸۱۹

**مسل نمبر ۲۹۳۴۳** میں انور حسن شاکر ولد چوہدری احمد حسن قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ۴۲۳ ایل سیکٹر ۳ نارتھ کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ ایک مکان برقبہ ۶۴ گز سرجانی ٹاؤن مالیتی ۲۰۰۰۰۲ روپے ۲۔ دو رہائشی پلاٹ مالیتی ۲۰۰۰۱ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد انور حسن شاکر ولد چوہدری احمد حسن ۴۲۳ ایل سیکٹر ۳ نارتھ کراچی گواہ شد نمبر ۱ ملک عبدالباسط وصیت نمبر ۲۶۶۳۲ گواہ شد نمبر ۲ وسیم احمد طارق وصیت نمبر ۲۵۹۱۲

**مسل نمبر ۲۹۳۴۴** میں حافظ عبدالصبور ولد حافظ محمد عبدالمنان قوم اعوان پیشہ معلم عمر ۲۶ سال بیعت ۹۲-۳-۶ ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۷۰۰ روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ عبدالصبور معرفت غلام رسول صاحب عابد ۷-۸۳ جی ملیر توسیعی کالونی کراچی گواہ شد نمبر ۱ راجا عرفان احمد وصیت نمبر ۲۷۸۲۶ گواہ شد نمبر ۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷

# درخواست دعا

○ مکرم ملک رب نواز صاحب کارکن امور عامہ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں اور آج کل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# خبریں

**ربوہ : ۲۹- دسمبر-** آج بھی جزوی طور پر بادل چھائے ہیں۔ ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۶ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۱۵ درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان اور چین نے مشترکہ طور پر امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ دونوں ممالک پر عائد بلا جواز پابندیاں ختم کی جائیں۔ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے چینی وزیر اعظم مسٹر لی فنگ سے اڑھائی گھنٹے تک مذاکرات کئے۔ وزیر اعظم بے نظیر نے چینی وزیر اعظم کو بتایا کہ کشمیر کا مسئلہ پاکستان اور بھارت کے درمیان رکاوٹ بنا ہوا ہے وزیر اعظم بے نظیر چین کے قومی ہیروز کی یادگار پر گئیں اور پھول چڑھائے۔ وہ چین کے سابق قائد ماؤزے تنگ کے مزار پر بھی گئیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر نے چینی رہنماؤں سے اسلحہ کی خریداری پر مذاکرات کئے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ پاکستان کو تین مزید ایٹمی پلانٹ درکار ہیں۔

○ سرحد اسمبلی میں ملازمین کی برطرفی کے معاملہ پر گرما گرمی ہونے کے بعد اپوزیشن کے ایک رکن واک آؤٹ کر گئے۔ انہوں نے مذکورہ بالا معاملے پر توجہ دلاؤ نوٹس پیش کرنے کی اجازت مانگی جو سپیکر نے نہ دی۔ سپیکر نے کہا کہ اجازت دینا یا نہ دینا میری صوابدید ہے۔

○ چین نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کے درمیان ثالثی کرانے سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔

○ چین کا ایک اور مسافر بردار طیارہ داخلی پرواز کے دوران اغوا کر کے تائیوان پہنچا دیا گیا۔

○ جموں و کشمیر پیپلز پارٹی کے صدر سردار خالد ابراہیم نے کہا ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر بے نظیر کا موقف غیر حقیقت پسندانہ ہے انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کی دیگر جماعتوں کے ساتھ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات بھی آزاد کشمیر میں از سر نو انتخابات کے مطالبہ پر متفق ہیں۔

○ پاکستان میں مقیم غیر قانونی بھارتی باشندوں کی تعداد ۵ لاکھ ہو گئی ہے۔ اکثریت نے شناختی کارڈ اور ڈومیسائل حاصل کر لئے ہیں۔ غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکی باشندوں کی مکمل تعداد ۱۲ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی میں انتشار کے خطرات زیادہ واضح ہو گئے ہیں مرتضیٰ بھٹو نے دعویٰ کیا ہے کہ کئی اراکین سندھ اسمبلی نے انہیں اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی جبر و تشدد کے ذمہ دار وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ ہونگے۔ انہوں نے بتایا کہ بھٹو کے مزار پر جانے کے لئے میں نے پیرول پر رہائی کی درخواست دے دی ہے۔

○ صدر لغاری کی خالی کردہ قومی اسمبلی کی نشست پر پیپلز پارٹی کے امیدوار منصور احمد لغاری جیت گئے ہیں۔ انتخابات یکطرفہ ثابت ہوئے۔

○ سندھی لیڈر ممتاز علی بھٹو نے کہا ہے کہ سندھی عوام کے حقوق سلب کر لئے گئے ہیں۔ متناسب نمائندگی کے نظام کے بغیر مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ راجستھان میں بھارتی فوج کی مشقوں سے تشویش کی کوئی بات نہیں۔

○ پروازیں بند ہونے کی وجہ سے نواز شریف بوسنیا میں نہیں پہنچ سکے۔

○ بلوچستان میں دو ہفتوں میں نئی مخلوط حکومت کے قیام کا امکان ہے۔ وزیر اعلیٰ مگسی اور نواب اکبر بگٹی کے درمیان مذاکرات کا پہلا دور کامیاب رہا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے محاذ آرائی شروع کر دی ہے۔ لیکن ہم جواب نہیں دیں گے۔

○ سنٹرل بورڈ آف ریونیو کی طرف سے نواز شریف کو کہا گیا ہے کہ وہ اپنے زیر استعمال ہیلی کاپٹر پر ۷۳ لاکھ روپے ڈیوٹی ادا کریں۔ عدم ادائیگی پر ہیلی کاپٹر قرق بھی کیا جا سکتا ہے۔

○ ممتاز جریدے اکانومسٹ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی جنگ کا خطرہ ہے۔ ایشیا ایسی صورت حال میں عبرت کا نشان بن سکتا ہے۔

○ اسرائیل نے بھارت کو ہمسایہ ممالک کی جاسوسی کے لئے ہیلی کاپٹر فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے۔

○ چین کے ۱۷ بڑے سرمایہ کاروں نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔

○ سندھی لیڈر ممتاز بھٹو نے کہا ہے کہ غلط نظام سے پاکستان ٹوٹا ہے آئندہ بھی کوئی اچھی امید نہیں رکھی جا سکتی۔

○ سرحد اسمبلی میں لوڈ شیڈنگ کے خلاف قرارداد اتفاق رائے سے منظور کر لی گئی۔

○ بھارتی فوج نے سری نگر کے متعدد علاقوں کا تیسرے روز بھی محاصرہ جاری رکھا۔ گھر گھر تلاشی کے دوران لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ فوج کے ساتھ جھڑپوں میں ۱۱ مجاہدین جام شہادت نوش کر گئے۔

○ وزیر قانون اقبال حیدر نے کہا ہے کہ اپوزیشن اندرا گاندھی کی سیاست کر رہی ہے۔ ہم اس کے بغیر بھی ایوان چلا سکتے ہیں۔

○ ۵ جنوری کو ذوالفقار علی بھٹو کے مزار پر فوج تعینات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ اخبارات نے صنعت کا روپ دھار لیا ہے۔ کئی اخبار پارٹی بن گئے ہیں۔ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے چھا جانے کا تاثر اخبارات ہی دے رہے ہیں کیونکہ مصالحے دار خبریں دینا ان کی مجبوری ہے۔ انہوں نے کہا کہ چمک کے اثرات آہستہ آہستہ ہی جائیں گے۔

○ منڈی بہاؤالدین میں گزشتہ روز جیولر کی دکان پر ڈکیتی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سینکڑوں افراد سارا دن دھرنا مار کر بیٹھے رہے۔ صرافوں نے ہڑتال کی جلوس نکالا اور کچہری روڈ بلاک کر دی گئی۔ سارے شہر میں مزید ہڑتال کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ بوسنیا میں مسلمان فوج کی بیک وقت دو محاذوں پر شدید جنگ جاری ہے۔ مسلمانوں نے تین مقامات پر دفاعی لائن توڑ دی۔ لڑائی میں ۶ افراد ہلاک اور ۵۰ شدید زخمی ہو گئے۔

○ تائیوان نے کہا ہے کہ اگر شمالی کوریا کا ایٹمی تنازعہ مذاکرات سے حل نہ ہوا تو سلامتی کونسل سے رجوع کریں گے۔

○ جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر اسرائیلی فضائیہ نے ایک اور حملہ کیا۔ حملے میں چھاپہ مار تنظیم کے دو کارکن زخمی ہو گئے۔ جوابی حملے کے طور پر ایران نواز حزب اللہ نے خود ساختہ سیکیورٹی زون میں اسرائیلی ٹھکانوں پر راکٹ برسائے۔

○ بھارتی اپوزیشن نے مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر وائٹ پیپر جاری کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔

---

## جامعہ احمدیہ

رخصتوں کے بعد جامعہ احمدیہ تین جنوری ۹۴ء کو کھلے گا۔

پرنسپل


## صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

| | | |
|---|---|---|
| چھوٹا قد کورس | DWARFISHNESS COURSE | 120 |
| بول بستری کورس | BED URINE COURSE | 35 |
| مٹی چھوڑ کورس | MITTI CHOUR COURSE | 25 |
| بے بی گروتھ کورس | BABY GPOWTH COURSE | 40 |
| سوکھا پن کورس | MARASMUS COURSE | 60 |
| بے بی ٹانک | BABY TONIC | 12 |
| آہستہ دانت نکلنا کیور | SLOW DENTITION CURE | 20 |
| بے ترتیب دانت کیور | IRREGULER TEETH CURE | 20 |

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن ہا صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

## مکان برائے فروخت

دارالعلوم شرقی ربوہ میں نیا سیمنٹڈ رہائشی مکان برائے فروخت ہے۔ جو بعد میں کمرشل بھی ہو سکتا ہے۔
رقبہ گیارہ مرلے (کارنر)
قیمت دو لاکھ پندرہ ہزار روپے
رابطہ- ولی محمد ٹھیکیدار
۱۲/۳۰ دارالبرکات ربوہ
فون 211642

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

## شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر

۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون نمبر: ۳۱۴ دفتر: ۵۲۱

معیاری ریپئرنگ کا با اعتماد واحد مرکز

## انصاف واچ ہاؤس

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

نئی ورائٹی • خوبصورت ڈیزائن میں
• اعلیٰ کوالٹی کی گھڑیاں نہایت مناسب قیمت
• نیز ریپئرنگ کا معیاری کام
نعیم بشارت

## پتہ